بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۱۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۲۲ صفر ۱۳۶۳ھ | ۱۸ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۴۲

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۷ تبلیغ۔ آج گیارہ بجے شب بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بہتر ہے۔ الحمد للہ

سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع ہے۔ کہ ان کی حالت کچھ بہتر ہے۔ مگر خطرہ سے باہر نہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت و عافیت کیلئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۶ تبلیغ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خیرو عافیت ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۲ صفر ۱۳۶۳ھ

حضرت امیرالمومنین مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ کا تازہ رؤیا اور غیر مبائعین

مولوی مصری صاحب نے غیر مبائعین کے باطل پرست ہونے پر مہر کر دی

حدیث نبوی کا فیصلہ کن فتوےٰ

روحانیت سے محروم انسان جب کسی آسمانی رؤیا کی تعبیر کرے گا۔ تو یقیناً ٹھوکریں کھائے گا۔ خود بھی گمراہ ہوگا اور دوسروں کی گمراہی کا بھی موجب بنیگا۔ الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا ایک نہایت عظیم الشان رؤیا شائع ہوا۔ یہ ناممکن تھا۔ کہ غیر مبائعین اس پر خاموش رہتے۔ اور چونکہ واضح اور جلی تعبیر کو ترک کرکے تاویل رکیک کے سوا چارہ نہ تھا۔ اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مصری کے سوا کوئی اور اس فن میں ماہر نہ تھا۔ اس لئے وہ جھٹ آگے بڑھے اور جماعت احمدیہ کے متعلق لکھدیا۔ کہ:۔

"انہوں نے اس خواب پر قطعاً غور نہیں کیا۔ اگر وہ اس پر غور کی نظر ڈالتے تو ان کے گھروں میں گھی کے چراغ جلنے کی بجائے صفِ ماتم بچھ جاتی۔ کیونکہ جناب میاں صاحب مکرم کا یہ خواب نہ صرف یہ کہ ان کی اندرونی اصلیت پر روشنی ڈال رہی ہے۔ بلکہ ان کے عقائد کا غلط ہونا بھی ثابت کر رہی ہے۔" (پیغام ۹ فروری ۱۹۴۴ء)

مصری صاحب نے ساری خواب کو چھوڑ کر اپنے غلط دعویٰ اور بے بنیاد زعم کو اس بناء پر قائم کیا ہے کہ چونکہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے دیکھا۔ کہ میں خواب میں مغرب کی جہت کو جاتے ہوئے بائیں جانب چل رہا تھا۔ اور کسی زبردست طاقت نے مجھے درمیانی راستہ پر چلایا۔ اور میں دائیں جانب[1] بلانے والے کے بلانے پر اُدھر نہیں گیا۔ مصری صاحب نے خواب کے اس حصہ میں سے دائیں اور بائیں کے لفظ کو لے کر اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال کی آیات چسپاں کرنا شروع کر دی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے مقدس امام ایدہ اللہ بنصرہ کو معاذ اللہ گمراہ قرار دے کر سورہ انعام کی آیت کالذی استھوتہ الشیاطین پڑھنی شروع کر دی ہے (خاکش بدہن) اگر

شیخ صاحب کو روحانیت سے مس ہوتا۔ اور انہیں صلحاء کا طریق تعبیر معلوم ہوتا۔ تو وہ الذین فی قلوبھم زیغ کے طریق پر یہ رویہ اختیار نہ کرتے۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ:۔

"میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں۔ اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں الخ۔" (تذکرہ صفحہ ۱۷ بحوالہ نزول المسیح)

تو کیا کوئی نادان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جنہیں حضرت اقدس ؑ نے اپنی تحریر میں آسمانی انسان قرار دیا ہے اصحاب الشمال میں سے تھے؟

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا ایک رؤیا بایں الفاظ درج فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"ایک تلوار میرے ہاتھ میں ہے۔ جس کا قبضہ میرے پنجہ میں اور نوک آسمان تک پہنچی ہوئی ہے۔ جب میں اس کو دائیں طرف چلاتا ہوں۔ تو ہزاروں مخالف اس سے قتل ہو جاتے ہیں۔ اور جب بائیں طرف چلاتا ہوں۔ تو ہزارہا دشمن اس سے مارے جاتے ہیں۔" (تذکرہ صفحہ ۳۳-۳۴ بحوالہ ازالہ اوہام)

کیا اس رؤیا سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے۔ کہ گویا اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف ہیں۔ اور حضور ان سب کو قتل کر رہے ہیں۔ اس قسم کا استدلال بجز ایک ابلہ اور روحانیت سے نابلد شخص کے سوا کون کر سکتا ہے؟ پس ثابت ہوا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مصری نے رؤیا صادقہ کی تعبیر میں جو عامیانہ طریق اختیار کیا ہے۔ اور اس کے تمام حصوں کو نظر انداز کرکے محض دائیں اور بائیں کے لفظ پر انحصار رکھا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ مولوی مصری صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو دائیں طرف بلانے والے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی ہیں۔ نیز یہ کہ حضرت امیرالمومنین نے درمیانی رستہ کو اختیار کرنے اور دائیں طرف بلانے والوں کے پاس نہ آکر اپنے عقائد کے بطلان پر مہر کر دی ہے۔ مولوی مصری صاحب کے خیال میں اگر جماعت احمدیہ انکے نقطۂ نظر سے اس خواب کو دیکھتی تو ان کے ہاں صفِ ماتم بچھ جاتی۔ میں ذیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث لکھتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ غیر مبائعین اس کی روشنی میں فوراً صحیح نتیجہ تک پہنچ جائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ روایت کرتے ہیں:۔

خطّ لنا رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم خطاً ثم قال ھذا سبیل اللّٰہ ثم خطّ خطوطاً عن یمینہ وعن شمالہ وقال ھذہ سبل علی کل سبیل منھا شیطان یدعو الیہ وقرأ ان ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ الآیۃ رواہ احمد والنسائی والدارمی۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۰)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

[1] خطبہ جمعہ میں صراحت موجود ہے۔ کہ حضور جہت مغرب کی طرف جا رہے ہیں۔ اسی لحاظ سے جانب شمال آپ کے دائیں طرف ہوگی۔ اس اعتبار سے بھی غیر مبائعین اصحاب الشمال میں بنتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

بابو عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی خیر و عافیت کے لئے دعا کی درخواست

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی علالت نہایت شدید علالت ہے۔ اور یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل اور کرم ہے۔ کہ ہر مرحلہ پر وہ اپنی خاص نصرت کا جلوہ دکھا رہا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی اس خاص نصرت کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کے لئے خصوصیت سے ان دنوں ذکر الٰہی کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجیں اور پھر سیدہ موصوفہ کی کامل اور جلد صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں ؎

ہوشیارپور جانے کے راستے

(۱) ایک راستہ قادیان سے ہوشیارپور جانے کا موٹر تانگہ یا پیدل کا حسب ذیل ہے۔ قادیان سے دریائے بیاس کا پتن بھیٹ (جو ۱۰ میل دور ہے) پار کر کے میانی کے راستے سے ٹانڈہ جانا یہ فاصلہ بھی دس میل ہے (ٹانڈہ میں بابو نور الٰہی صاحب اپنے مکان میں ٹھہرنے کا انتظام فرمائیں گے۔ اس کے بعد ٹانڈہ سے ہوشیارپور باقاعدہ موٹر لاری سروس ہے۔ صبح نو بجے تک موٹریں ہوشیارپور کو روانہ ہو جاتی ہیں۔ خاص ضرورت اور کافی سواریوں کے ہونے پر اس کے بعد بھی لاریاں مل سکتی ہیں۔ ۱۹-۲۰ فروری کے لئے معمولی سروس کے علاوہ موٹر لاری چلانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

(۲) قادیان سے پیدل کا ایک اور راستہ ننگل والی کے پتن سے دوسوہ اور دوسوہ سے بذریعہ موٹر ہوشیارپور

(۳) گورداسپور سے نوشہرہ کا پتن پار کر کے کمیریاں۔ کمیریاں سے دوسوہا۔ اور دوسوہا سے ہوشیارپور

ضلع ہوشیارپور اور جالندھر کی احمدی جماعتوں کے لئے نادر موقعہ

ہوشیارپور میں ۲۰ فروری کو جو ایک نہایت مبارک اجتماع ہونے والا ہے۔ وہ احمدیت کی تاریخ میں ایک نہایت مقدس تقریب ہوگی اور اس میں شامل ہونے والے اصحاب خاص مہمان سمجھے جائیں گے۔ ضلع جالندھر اور ہوشیارپور کی احمدی جماعتوں کو مبارک ہو۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہیں یہ سعادت بخشی ہے۔ کہ ان مہمانوں کے کھانے کے لئے آٹا وہ مہیا کریں۔ یہ پیغام پہنچانے کے لئے مبلغین کو بھی بھیجا گیا ہے۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ اس ثواب کے حصول کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

اعلان متعلق امتحان جامعہ نصرت قادیان

جامعہ نصرت کی درجہ ممہدہ۔ عالمہ اور علیمہ۔ اور مدرجہ سادسہ کے امتحانات میں شامل ہونیوالی طالبات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ امتحان ۵ اپریل کو شروع ہونگے۔ فارمہائے داخلہ پُر ہو کر معہ فیس داخلہ سیکرٹری مجلس تعلیم کے نام ۲۴ مارچ تک پہنچ جانے چاہئیں۔ اور فارمہائے داخلہ دفتر جامعہ نصرت سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فیس داخلہ بشرح ذیل ہوگی۔ درجہ ممہدہ ۳/- درجہ عالمہ ۴/- درجہ علیمہ و سادسہ ۷/- پرائیویٹ ۱۰/- نور الحق اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس تعلیم

ہوشیارپور میں نہایت عظیم الشان جلسہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شرکت فرمائینگے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو المصلح الموعود کی پیشگوئی کا اشتہار ہوشیارپور سے شائع فرمایا تھا۔ اب اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر ظاہر فرمایا ہے۔ کہ حضور ہی کی ذات والاصفات اس پیشگوئی کی مصداق ہے۔ چونکہ اس پیشگوئی کی بہت سی شقیں پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے ان کے اعلان کے لئے یہ جلسہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء منعقد ہونے والا ہے۔ ہوشیارپور اور جالندھر کی تمام جماعتوں کے زیادہ سے زیادہ افراد اس جلسہ میں شامل ہوں۔ اور پنجاب کی ہر جماعت اپنا ایک نمائندہ اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے ضرور بھیجے۔ ایک سے زیادہ دوست آنا چاہیں تو ممانعت نہیں ہے۔ سرحد یو۔ پی وغیرہ علاقہ جات سے بھی اگر نمائندے بھجوائے جا سکیں۔ تو بھجوانے کی کوشش کی جائے ؎ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ریل کا راستہ

امرتسر سے جالندھر۔ جالندھر سے ہوشیارپور ہر دو ٹائم ٹیبل ذیل میں دیئے جاتے ہیں:

امرتسر سے جالندھر

روانگی از امرتسر۔ Bombay Ex ۴۴-۴، ۸-۵۸ Howrah Ex ۱۰-۲۰، Frontier Ex ۱۱-۴۰، ۱۶-۲۲، ۱۴-۷، ۱۹-۴۴، ۲۳-۳۸

آمد جالندھر۔ ۶-۷، ۱۰-۲۳، ۱۱-۵۴، ۱۴-۱۹، ۱۸-۲۳، ۲۰-۲۰، ۲۱-۹

جالندھر شہر سے ہوشیارپور

روانگی از جالندھر ۷-۳۵، ۱۱-۲۳، ۱۸-۳۵

آمد جالندھر چھاؤنی ۷-۴۳، ۱۱-۳۱، ۱۹-۴۳

روانگی " ۷-۴۸، ۱۱-۳۹، ۱۸-۵۱

آمد ہوشیارپور۔ ۹-۱۰، ۱۳-۵۰، ۲۰-۲۰

ہوشیارپور سے جالندھر شہر

روانگی از ہوشیارپور ۵-۲۵، ۱۱-۲۵، [illegible]

آمد جالندھر چھاؤنی ۶-۴۴، ۱۲-۴۷، ۲۰-۴

روانگی از جالندھر چھاؤنی۔ ۶-۴۷، ۱۲-۵۰، ۲۰-۷

آمد جالندھر شہر۔ ۶-۵۵، ۱۲-۵۸، ۲۰-۱۵

جالندھر سے امرتسر

روانگی از جالندھر۔ ۴-۱۲، ۷-۱۰، ۹-۱۳، ۱۰-۲۶، ۱۴-۲۲، Bombay Ex ۱۷-۶، ۱-۵۸

آمد امرتسر۔ ۵-۴۵، ۹-۱۸، ۱۵-۲۹، ۱۲-۵۳، ۱۶-۴۲، ۱۸-۳۷، ۳-۵۰

بقیہ صفحہ اوّل

خط کھینچا اور فرمایا کہ یہ خدا کا راستہ ہے۔ پھر حضور نے اس خط کے دائیں اور بائیں کچھ خطوط کھینچے۔ اور فرمایا کہ یہ سب راستے ہیں۔ ان میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلا رہا ہے۔ پھر آیت وان ھذا صراطی مستقیما کی تلاوت کی"

یہ حدیث نہایت واضح ہے۔ اگر غیر مبائع دوست مولوی عبد الرحمٰن صاحب مصری کی تعبیر کے رو سے غور کریں گے۔ تو انہیں بصد حسرت کہنا پڑے گا۔ کہ نادان دوست سے عقلمند دشمن اچھا ہوتا ہے۔ میں فی الحال اس سے زیادہ کچھ عرض نہیں کرتا ؎

یک حرفے بس است اگر در خانہ کس است

خاکسار ابو العطاء جالندھری

ایک احمدی مبلغ تاشقند اور ماسکو کے قید خانوں میں

خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے نشانات

مدت سے میرے بعض بزرگوں کا اصرار تھا۔ کہ میں اپنے تبلیغی سفر بخارا و روس کے حالات قلم بند کروں۔ میں ہمیشہ سستی سے کام لیتا رہا۔ مگر اب میں سمجھتا ہوں۔ اگر اب بھی میں نے تعمیل ارشاد نہ کی تو ناشکری سمجھوں گا۔ اس لئے خیال ہے کہ گاہے گاہے کچھ حالات لکھتا رہوں واللہ الموفق وھو المستعان

۱۹۲۳ء میں بخارا بھیجنے سے قبل جب کہ میرا نام حضور نے از شفقت و احسان تجویز فرما لیا تھا۔ مگر ابھی مجھ پر ظاہر نہیں فرمایا تھا۔ کہ جلسہ سالانہ میں جو مسجد نور میں منعقد ہوا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اطال اللہ عمرہ نے اپنے انگلستان و امریکہ کے تبلیغ کے حالات سنائے۔ نیز اپنے نظر بند ہونے کے واقعہ کا بھی ذکر کیا۔ اور وہاں بھی تبلیغ کرتے رہنے کا ذکر کیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ میں گیلری میں شمالاً بیٹھا تھا۔ معاً میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ اگر میں ہوتا وہاں تو کیا کرتا۔ یہ خیال آتے ہی میرا سارا بدن کانپ گیا۔ اور قریب تھا۔ کہ میں گر جاتا۔ مگر جب مجھے تاشقند کے قید خانہ کے ایک تاریک کمرہ میں ساری رات بند رکھا گیا۔ میری مشکیں دوہری کر دی گئیں۔ اور اس سے پہلے مجھے سرتاپا زخمی کیا گیا۔ اور میرے ہاتھ اور مونہہ اور سر کے بعض حصے ضربوں سے سوج گئے تھے۔ اور الٹے بازو کمر کی طرف باندھ کر رسے سے جکڑ دیا۔ اس وقت میرے دل کی یہ کیفیت تھی۔ کہ اے خداوند میں یہاں مارا جاؤں مگر تو احمدیت کو پھیلا دے۔ احمدیت تو پھیلے گی مگر مجھ گنہ گار اور نالائق کے ذریعہ بھی یہاں احمدیت پھیلا۔ آہ وہ رات اور وہ ماریں میرے لئے اعلیٰ اور پاک زندگی تھی۔ اور میری روح اپنے پیارے آقا کی محبت میں سرشار تھی۔ کیونکہ مجھ کو یقین تھا۔ کہ میرے قریبی رشتہ دار بھی میرے لئے اس قدر دعائیں نہیں کرتے ہونگے۔ جس قدر خدا تعالیٰ کا یہ پیارا میرے لئے دعائیں کرتا ہوگا۔

ان حالات میں خوف اور ڈر نام کا نہ رہا تھا۔ ساری رات میں کراہتا رہا۔ صبح کو میری مشکیں کھول گئیں۔ اور دوسرے روشن کمرے میں لے جانے لگے۔ تو دو سپاہی پکڑ کر مجھ کو لے گئے کیونکہ مجھ میں خود بخود چلنے کی طاقت نہ تھی۔

ایک دفعہ تاشقند کے قید خانہ میں جب مجھ کو تمام اردگرد کے واقعات سے یہ یقین ہو گیا۔ کہ میں مارا جاؤنگا جاسوس ہونے کے شبہ میں۔ تو اس وقت ایک بخارا سے آئے ہوئے قیدی دوست جو احمدی ہو چکے تھے۔ میں نے کہا اے بھائی میں تو شائد اب مارا جاؤں۔ مگر ممد میرے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں قادیان حاضر ہو کر یہ پیغام پہونچا دینا۔ کہ میری اس وقت یہ کیفیت تھی۔ کہ

اول کسیکہ لاف تعشق زند منم

میرے دل کے کسی گوشہ میں بھی ذرا جنبش نہیں پیدا ہوئی۔ اور مرتے وقت جب وہ مجھ سے دریافت کریں گے۔ کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ تو کہہ دینا کہ اس نے یہ کہا تھا۔ (کیونکہ میرے دل میں یہی پختہ ارادہ تھا۔) کہ خدا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے فرستادہ اور اسلام زندہ مذہب ہے۔ اور اس کے زندہ ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنا عظیم الشان فرستادہ مسیح موعود و مہدی موعود ملک پنجاب قادیان بستی میں بھیجا۔ تا دنیا کی نجات اور ہدایت کا موجب ہو۔ اور اس کے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا بھیجا ہوا میں ایک ادنےٰ ترین خادم ہوں

ایک دفعہ جب میں تاشقند کے قید خانہ میں تھا۔ تو ان دنوں بوجہ اس کے کہ سؤر کا گوشت دیا جاتا۔ میں کئی ہفتہ تک ابلے ہوئے پانی سے چار چھٹانک کے قریب روٹی جو مجھ کو دی جاتی تھی رات دن کھا کر گزارہ کیا کرتا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے محض اپنے فضل سے اس قید خانہ کا افسر تبدیل ہو گیا۔ اور ماسکو سے نیا افسر آیا جس نے خود میرا بیان لینا شروع کیا۔ میں نے دوران بیان میں کہا۔ کہ آپ نے ایک ایسے شخص کو قید کیا ہوا ہے۔ جس کے ہادی اور راہنما نے آج سے تقریباً ۱۸ سال پیشتر زوردار الفاظ میں یہ اعلان فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے میری سچائی کے لئے ایک عظیم الشان نشان ظاہر کرنے والا ہے۔ اور وہ یہ کہ ؎

اک نشاں ہے آنیوالا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائینگے دیہات شہر اور مرغزار
آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

یہ بیان کرتے ہوئے میں نے کہا۔ انہوں نے فرمایا ہے (فداہ ابی و امی ونفسی) ؎

مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

یعنی اس نشان کی علامت یہ ہے۔ کہ زار جو روس کا بادشاہ بلکہ شہنشاہ ہے۔ اور جس کی آج حالت بہترین ہے۔ اس جنگ کے دنوں میں وہ بوجہ اپنے اس ظلم و ستم کے جو غریب اور بے کس رعایا پر کر رہا ہے۔ اس کی حالت زار ہو جائے گی۔ اور وہ ہاتھ جو اسکو مارنے کے لئے اٹھیں گے۔ وہ خدا کے منشاء سے اٹھیں گے۔ کیونکہ اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء۔ میں یہ کہہ ہی رہا تھا۔ کہ ترجمان جو مسلمان تھا۔ اور اس وقت تک وہ احمدی ہو چکا تھا۔ اس سے نہ رہا گیا اور بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا سامنے میز تھی وہاں سے قلم دوات کاغذ لے کر کہنے لگا۔ یہ واقعہ لکھ دو۔ کہ اس طرح انہوں نے پیشگوئی کی تھی۔ اس پر وہ افسر فوراً بولا۔ کہ اس نے کیا بات کہی ہے۔ اس نے جواب دیا "پاتخیل دستوئے۔ آپ صبر کریں اور ٹھہریں۔ میں یہ ساری بات سن لوں پھر کھوں گا۔ میں نے کہا۔ کہ انہوں نے یہ خبر دے کر فرمایا تھا۔ کہ میں اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا۔ بلکہ ؎

اے لوگو سن لو
وحی حق کی بات ہے، ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی و بردبار

جب میں یہ سب کچھ بتا چکا۔ تو اس احمدی مترجم نے خدا اس پر بے شمار برکتیں نازل کرے۔ بڑی اچھی طرح اس کو یہ واقعہ سنایا۔ جسے سنتے ہی اس حاکم نے سر نیچا کر لیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد مجھ سے بذریعہ ترجمان پوچھا۔ کہ اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ لڑائی ہونے سے پیشتر انہوں نے یہ خبر دی تھی۔ میں نے کہا بڑا واضح اور بین ثبوت ہے۔ اور وہ یہ کہ ۱۹۰۸ء میں ان کی رحلت ہوئی۔ ۱۹۰۵ء میں انہوں نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں یہ پیشگوئی ہزاروں کی تعداد میں شائع کی۔ اور جیسے یہاں دستور ہے وہاں بھی ہر کتاب کے ٹائٹیل پیج پر کتاب کی اشاعت کا سنہ اور مہینہ اور تاریخ لکھی جاتی ہے۔ آپ کے پاس میری کتابوں میں وہ کتاب موجود ہے۔ آپ خود پڑھ کر دیکھ لیں۔ کہ آیا یہ انہوں نے لکھا ہے یا نہیں۔ وہ سنکر کہنے لگا۔ کہ آپ آرام کی نیند سوئیں (میں ان دنوں بوجہ خوف اور کم خوراک اکثر حصہ جاگتا رہتا تھا۔ اس نے کہا اگر کوئی حاکم بھی مجھ کو آپ کے خلاف کہے گا۔ تو میں اسکی بات رد کر دونگا۔ (باقی)

خاکسار محمد ظہور حسین مجاہد بخارا

لاریوں کی کثرت

جناب ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

ایک رویا میں حضور نے دیکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی تحریک پر سلطنت برطانیہ کی امداد کے لئے سامان و افواج کثرت سے لاریوں میں آ رہا ہے۔ لاریوں کی اس غیر معمولی کثرت کا میں چشم دید گواہ ہوں حضور کی رویا کا علم ہونے سے پہلے بھی اس ملک (اطلی) میں سرکاری لاریوں کی کثرت پر میں واقعی متعجب ہوا کرتا تھا

سیرالیون میں تبلیغ احمدیت

قادیان کی یاد

ایک عرصہ سے آنکھوں کی بیماری کی وجہ سے کوئی رپورٹ ارسال نہ کر سکا۔ اور اس لحاظ سے کہ ہماری رپورٹیں ہمارے آقا اور جماعت کو ہمارے لئے دعائیں کرنے کی تحریک کرنے کا موجب ہوتی ہیں۔ باقاعدہ رپورٹیں نہ بھیج سکنے کا ہمیشہ افسوس رہا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ اس کے فضل اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں سے اب مجھے پہلے کی نسبت بہت کم تکلیف ہے۔ تکلیف اور بیماری کے دنوں میں قادیان نسبتاً کچھ زیادہ یاد آتا ہے عرصہ زیر رپورٹ میں آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے بجائے دورے کرنے کے تقریباً سارا عرصہ ایک دو جگہوں پر ہی کام کرنا پڑا۔ اس عرصہ میں مسیح پاک کی مقدس بستی میں گزارے ہوئے دس سال بعض دفعہ خوب یاد آتے۔ اور کیوں نہ آئیں۔ جبکہ اللہ تعالےٰ کے پیارے مسیح کے اس گلستان، اس کے باغبانوں اور اس کی پیاری بلبلوں کی جن سے ہم ذکر حبیب کے رنگ میں میٹھی میٹھی اور جذبات محبت سے لبریز روایات سنا کرتے تھے۔ مدتوں سے ہمیں زیارت نصیب نہیں ہوئی گلستان اسلام و احمدیت کی یہ پیاری بلبلیں ایک ایک کر کے اس دار فنا کو چھوڑ کر گلستان ابدی کی طرف ہجرت کر رہی ہیں۔ "الفضل" کی یہاں کوئی نئی آمد بھی ایسی خبر سے خالی نہیں ہوتی۔ گو یہ طبعی امر ہے۔

اور کوئی بھی اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے نہیں آیا۔ مگر خدا کے ان پہلوانوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی پروں کے نیچے تربیت یافتہ صحابہؓ کا اٹھ جانا ہم پر ضرور ہمارا ایک فرض یاد دلاتا ہے۔ ایک شاعر ہماری اس ذمہ داری کی طرف ہمیں توجہ دلاتا ہوا کہتا ہے ؎

تزوّد من الاقمار قبل افولھا
لِظلمۃِ ایّام الفراق وطولھا

قبل اس کے کہ روحانی چاند اس دنیا سے اوجھل ہوں۔ ان کی روشنی جتنی بھی جمع کی جا سکے کر لینی چاہیئے۔ تاکہ ان چاندوں کے چھپ جانے کے بعد ظلمت اور فراق کے لمبے عرصہ میں وہ کام آسکے۔ پس ہمارے مسیح کے صحابہؓ یقیناً اسلام کے چاند ہیں جن کو حضور نے اپنی روحانی شعاؤں کے ذریعے مکمل چاند بنا کر اپنی روحانی روشنی اُن میں پیدا کی۔ تا آنے والی نسلیں اُن سے روشنی حاصل کر سکیں۔ اس لئے جہاں ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم یہ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں لمبی عمریں عطا کرے وہاں وہ علمی خزانے اور حقائق و معارف کے وہ ذخیرے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے لئے اور آنے والی نسلوں کے لئے ان کے بابرکت وجودوں میں سٹور کر گئے ہیں۔ قبل اس کے کہ وہ اپنے محبوب سے دوبارہ جا ملیں۔ ان کا مکمل چارج لے لینا بھی ہم پر واجب ہے۔ اور اگر ہم اس فرض کو نہ ادا کریں۔ تو ہم ضرور خدا تعالیٰ اور اس کے مسیح کے حضور جواب دہ ہوں گے مثلاً اگر کسی صحابی کو حضور کے متعلق کوئی روایت یاد تھی۔ یا حضور کی کی ہوئی کسی تفسیر یا بات کا علم تھا۔ مگر قبل اس کے کہ وہ وفات پائیں ہم اس امانت کو ان سے وصول نہ کر سکے۔ تو نہ صرف ہم پر اس امر سے محروم رہنے۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے وہ امر ان کے ساتھ دفن ہو جانے کی وجہ سے ہم نے قیامت تک آنے والی نسلوں کو بھی اس سے محروم کر دیا ہاں یہ صحیح ہے کہ صحابہ کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ ہجرت دائمی سے پہلے پہلے حضرت اقدس علیہ السلام کی تمام امانتوں اور روحانی شعاؤں کو ہم تک پہنچا دیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ تابعین کا اپنا فرض اُن سے بڑھ کر ہے۔ ان جذبات کے اظہار کی محرک یہ بات ہوئی۔ کہ میرے ہندوستان سے آنے کے بعد چند ایک نہایت جلیل القدر صحابہ کی وفات ہو گئی۔ جن کا حضور کی کتب میں خاص طور پر ذکر ہے۔ مگر مجھے ان کی زندگی میں ایک دفعہ بھی ان کی زیارت نصیب نہیں ہوئی۔ جس کا بعض دفعہ مجھے بہت افسوس ہوتا ہے۔

تبلیغی دورہ

آج کل میں یہاں کے ایک بڑے قصبے مگبورکا میں جو کہ ریل اور موٹر روڈ کا جنکشن ہونے کے علاوہ تجارتی مرکز بھی ہے مقیم ہوں۔ گذشتہ سارا سال تقریباً اسی جگہ ٹھہرا رہا۔ سوائے تین ماہ کے جن میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب کے ہمراہ مکینی۔ کاماکویا۔ پورٹ لوکو۔ فری ٹاؤن روٹے فونک اور مویا مبا وغیرہ کا ایک لمبا دورہ کیا۔ جس میں علاوہ تبلیغی فرائض ادا کرنے کے مگبورکا اور بو مشن کی عمارتوں کے لئے تقریباً ۸۰ پونڈ کے قریب چندہ جمع کیا۔

مگبورکا میں مشن

مگبورکا میں میں دسمبر ۴۲ء میں آیا تھا۔ اور دسمبر سے لے کر آٹھ نو ماہ کے قیام میں سب سے پہلے تبلیغ پر زور دیا۔ جس کے نتیجے میں دس نئے افراد جماعت میں داخل ہوئے اور تقریباً ۹ احمدی جو پہلے سے تھے کی تربیت کی۔ اور لیکچروں کے ذریعے اللہ تعالےٰ نے انہیں دوبارہ جگانے کی توفیق دی۔ اور اس طرح ۲۰۔ افراد کی ایک مضبوط جماعت بن گئی۔ اسی دوران میں ایک مسلمان پیرامونٹ چیف الحاج المامی سُوری کے مکان میں جو انہوں نے بخوشی بغیر کرایہ کے دینا منظور کر لیا احمدیہ سکول کی بنیاد رکھی۔ اور باجازت حکومت یکم فروری ۴۳ء سے ۲۵ طلباء پر مشتمل ایک کلاس کھولی جس میں انگریزی کے علاوہ یسرنا القرآن اور عربی میں پڑھاتا رہا۔ اس عرصے میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب نے میری مدد کے لئے ایک نوجوان عقیل تیجان کو جو پہلے بھی میرے ساتھ ایک سال کا عرصہ گزار کر عربی و انگریزی پڑھتا رہا تھا ارسال کیا۔ جو نہ صرف خود مجھ سے تعلیم حاصل کرتا رہا۔ بلکہ بچوں کو انگریزی اور یسرنا القرآن پڑھانے میں میری بہت مدد کرتا رہا۔ پھر میں نے اسی مکان میں رہائش اختیار کرتے ہوئے وہیں صبح و شام باجماعت نماز شروع کی۔ اور تبلیغ اور وعظ کے ذریعے جماعت کی تربیت کرتا رہا۔ یہاں دو عیسائی سکول تھے۔ جن میں سے ایک بند ہو چکا ہے۔ اور دوسرے سکول کے عملہ نے ہمارا سکول اور کام دیکھ کر سخت مخالفت شروع کر دی۔ شہر کے عیسائیوں اور دیگر لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکایا۔ حکومت کے پاس شکایتیں کیں۔ مگر خدا کے فضل سے کسی امر میں بھی کامیاب نہ ہو سکے اسی عرصے میں چیف اور قصبے کے بڑے لوگوں سے مل ملا کر اور بعض سفارشوں کے ذریعے شہر کے ایک طرف ۲۵۰ × ۲۵۰ فٹ ایک قطعہ زمین سکول اور مشن ہاؤس بنانے کے لئے لیا۔ اس زمین کے حصول میں بھی بعض عیسائیوں نے بہت روکیں ڈالیں۔ اور زمین کے مالکان کو ہر طرح سے اکسایا۔ کہ ہمیں زمین نہ دی جائے۔ مگر خدا نے نامراد رکھا اس کے بعد میں نے ڈی سی کو متواتر چار چٹھیوں کے ذریعے اس زمین کی لیز بنانے کی درخواست کی اور کوئی جواب نہ ملنے پر خود اُن سے تین دفعہ ملاقات کر کے انہیں توجہ دلائی۔ آخر ۳۱ مارچ ۴۳ء کو جب وہ یہاں ٹیکس لینے کے لئے آئے۔ تو پھر ان سے اس بارے میں ملاقات کی جس کے نتیجہ میں انہوں نے مسجد اور مشن والی دونوں زمینوں کی لیز لکھ کر مکمل کر دی۔ جواب رجسٹر ہو کر مجھے مل چکی ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہے۔ کہ مسجد کے لئے زمین قصبہ کے درمیان

احمدی جماعتوں کی مردم شماری کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بڑی جماعتوں سے مردم شماری کروانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بڑی جماعت سے مراد وہ جماعتیں ہیں جن کے افراد (مرد و زن و بچے) پانسو ہوں۔ حضور نے اس سال کی مردم شماری کے نقشے ۲۹/۲/۴۴ تک نظارت ہذا میں پہنچ جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مہربانی فرما کر ان جماعتوں کے عہدیدار جن کے مرد و زن اور بچے پانسو یا اس سے زائد ہوں۔ تاریخ مقررہ تک نقشہ مندرجہ ذیل کے مطابق اپنی جماعت کی مردم شماری کر کے خانہ پُری کر کے بھجوا دیں:-

[illegible]	بارہ سال سے اوپر		بارہ سال سے کم		اس سال کتنے احمدی [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	کیفیت
	مرد	عورتیں	لڑکے	لڑکیاں					لڑکے	لڑکیاں		

ریلوے۔ ڈاک خانہ۔ پولیس۔ مجسٹریٹ۔ کچہری میں کتنے کتنے احمدی ملازم ہیں اور انکی مجموعی تنخواہ معلوم کر لی گئی ہے۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

ملازمت کا نہایت اچھا موقعہ { تمام ایسے احباب جو ملازمت کے خواہاں ہوں۔ اور میٹرک پاس ہوں۔ خواہ تھرڈ ڈویژن میں ہوں۔ عمر [illegible] سے کم نہ ہو۔ دو یا تین دن انتظار کر سکیں۔ سیالکوٹ میں مسجد کبوترانوالی میں سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ سے ملیں۔ ملازمت سول میں ہے فوجی نہیں۔ جنرل سیکرٹری

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۱۸۹۰ منکہ محمد امجد علی ولد منشی برکت علی قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۴ء ساکن کڑیانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۲۷/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد امجد علی۔
گواہ شد:- فضل الٰہی۔ گواہ شد:- حافظ محمد افضل

۲۱۱ منکہ رحمت بی بی زوجہ محمد حسین صاحب قوم سنگھے پیشہ ترکھان عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ یعنی ۴۰۰/- روپیہ حق مہر اور ۱۰۰/- روپے کے زیورات کل ۵۰۰/- روپے کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کل ۵۰۰/- خاوند سے ۴۴

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۶ ارفروری۔ جرمن کمانڈر اٹلی کے محاذ پر ۲۰ ڈویژن فوج لے آیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر نے جرمن فوجوں کو آخری وقت تک لڑائی جاری رکھنے کا حکم دیدیا ہے۔

کلکتہ ۱۶ ارفروری۔ حکومت بنگال نے اعلان کیا ہے کہ ایک ضلع میں تجربۃً جبری تعلیم کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔ حکومت بنگال اس تجربہ کے نتائج کا انتظار کرے گی۔ اگر یہ کامیاب ثابت ہوا۔ تو تمام بنگال میں جبری تعلیم کا نفاذ کر دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۱۶ ارفروری۔ کنٹرولر جنرل سول سپلائز حکومت ہند نے لکھنؤ میں ایک پریس کانفرنس کے دوران میں بتایا کہ حکومت انسداد ذخیرہ داری اور انسداد منافع بازی کے آرڈی ننسوں کی خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف سرسری سماعت کے بعد مقدمات فیصل کرنے کا پختہ ارادہ کر چکی ہے۔ اگر دوکاندار سرکاری نرخوں پر اشیاء فروخت کرنے سے انکار کریں تو عوام کو چاہیئے۔ کہ ان کے خلاف فوراً اطلاع دیں۔ حکومت ہند سرکاری طور پر دوکانیں کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جہاں سرکاری نرخوں پر روزمرہ کے استعمال کی اشیاء دستیاب ہو سکیں گی۔ انکا محکمہ عام ضروریات کی اشیاء کو بھاری مقدار میں امریکہ اور دوسرے اتحادی ملکوں سے منگوانے کا انتظام کر رہا ہے۔

جھانسی ۱۶ ارفروری۔ چند روز ہوئے ایک سکھ ٹھیکیدار کو للت پور کے قریب جا کھلون میں دو آدمیوں نے قتل کر دیا تھا۔ کچھ عرصہ تو اس نے مزاحمت کی۔ آخر کار انہوں نے اسے قابو میں کر لیا۔ مگر اس حالت میں اسنے ان دونوں کے نام اپنے خون سے اپنے کرتے کے کنارے پر لکھدیئے۔ اس تحریر سے مجرموں کا سراغ مل گیا۔ اب پولیس انہیں جھانسی لے آئی ہے۔

لاہور ۱۶ ارفروری۔ سونا ۷۱-۵-۰
چاندی ۔۔۔ ۱۲۵ پونڈ ۔۔۔ ۴۹ روپے

امرتسر ۱۶ ارفروری۔ سونا ۷۲-۱۲-۰
چاندی ۔۔۔ ۱۲۵ پونڈ ۔۔۔ ۴۹ روپے

ماسکو ۱۶ ارفروری۔ ایک بڑی روسی فوج پسکوف اور سٹاریا روسا کے درمیان دلدلی میدان میں ایک سو میل طویل محاذ پر پیش قدمی کر رہی ہے۔ پسکوف لٹویا کی سرحد کے سامنے جرمنوں کا آخری قلعہ ہے۔ تین بڑی افواج پسکوف کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور ایک بڑا کالم لوگا سے جنوب میں ڈنو کے ریلوے جنکشن کیطرف پیشقدمی کر رہا ہے۔ جو پسکوف اور سٹاریا روسا کے درمیان واقع ہے۔ یہ دستہ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں تیس میل بڑھ چکا ہے۔

نئی دہلی ۱۶ ارفروری۔ ریلوے بورڈ نے ہندوستان کی سرکاری ریلوے کے متعلق جو رپورٹ مرتب کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرکاری ریلوں کی ملازمتوں میں خواہ وہ مستقل ہوں یا عارضی مسلمانوں کا تناسب ۲۷٫۵ سے گر کر ۲۳٫۷ رہ گیا ہے۔

لاہور ۱۶ ارفروری۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا کی گندم ہندوستان کی بندرگاہ میں اترنے کے بعد ۷½ روپے فی من پڑتی ہے۔ اس گندم کی درآمد کی وجہ سے لائلپور میں گندم کی قیمت پر ایسا اثر پڑا ہے کہ گذشتہ چند دن میں وہ ۹½ روپے فی من سے گر کر ۷½ روپے فی من تک پہنچ گئی ہے۔

الجیرز ۱۶ ارفروری۔ کیسینو میں لڑنے والی جرمن فوج نے درخواست کی تھی کہ انہیں مردے سنبھالنے کے لئے مہلت دیجائے۔ چنانچہ پیر کے دن ۳ گھنٹے کے لئے عارضی صلح ہو گئی۔ تاکہ جرمن اپنے مردے سنبھال سکیں۔ گذشتہ تین ہفتوں میں اس محاذ پر دو دفعہ عارضی صلح کی گئی ہے۔ پانچویں فوج نے بھی ۲۰۰ جرمن مردوں کو جمع کر کے ایک ایسے مقام تک پہنچا دیا۔ جو جرمن اور اتحادی مورچوں کے بیچ میں واقع ہے۔

جموں ۱۶ ارفروری۔ ریاست جموں و کشمیر میں پہلی بار آج ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں سر بی۔ این راؤ وزیر اعظم کشمیر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں کشمیر میں یہ خواہش لے کر آیا ہوں کہ کشمیر کو ایک نمونہ کی ریاست بنا دیا جائے۔

بمبئی ۱۶ ارفروری۔ پولینڈ کے قونصل جنرل کو تار کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ وارسا میں جرمن کمشنر کے قتل کے انتقام کے طور پر جرمنوں نے پولینڈ کی خفیہ فوج کے ایک سو ممبروں کو گولی سے اڑا دیا ہے۔ وارسا کے باشندوں پر دس لاکھ پونڈ جرمانہ بھی کیا گیا ہے۔

اتحادی ہیڈ کوارٹر شمالی افریقہ ۱۶ ارفروری۔ کاسینو میں اتحادی اور محوری فوجوں میں نہایت زوردار دست بدست لڑائی جاری ہے۔ کار دکشو کے رقبہ میں راہب خانہ پر ابھی تک جرمنوں کا قبضہ ہے۔ امریکن ہوائی قلعوں نے گرجے پر جہاں جرمن فوجیں مورچہ بند ہیں۔ سخت آتشگیر بم پے در پے پھینکے جس سے نہایت بلند شعلے اٹھتے دیکھے گئے۔

لنڈن ۱۶ ارفروری۔ آج آزاد یوگوسلاویہ ریڈیو نے یہ خبر نشر کی۔ کہ جرمنوں نے سوڈ برگ اور کوپرنیٹسا کے شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر ہنگری کی سرحد سے صرف چند میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ جرمنوں نے کروشیا کے صوبہ بوڈوانیا میں بعض دیہات پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۶ ارفروری۔ بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی فوجیں آہنلئے وٹیانز کے جزیرہ روکے پر جو نیو برٹن اور نیو گنی کے درمیان واقع ہے۔ قابض ہو گئی ہیں۔ اتحادیوں نے کیپ ہینگ کے نزدیک ایک اور جزیرہ کورنیسی پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۶ ارفروری۔ آج ٹوکیو ریڈیو سے اعلان کیا گیا۔ کہ رابول میں ہم اپنی ہوائی طاقت میں دو گنا یا تین گنا مزید اضافہ کر لیں تو آسانی سے دشمن کو شکست دے سکتے ہیں ہمارے بہادر ہوا باز ہر وقت زیادہ ہوائی جہازوں کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔

پٹیالہ ۱۶ ارفروری۔ حکومت پٹیالہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ یکم بیساکھ بکرمی سے ریاست کے محکمہ سول میں بھی گورمکھی زبان کو سرکاری زبان قرار دیا جائے۔

الہ آباد ۱۶ ارفروری۔ الہ آباد ہائیکورٹ کے ججوں کی ایک کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وکلاء فرقہ وارانہ یا پولیٹیکل سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف بار ایسوسی ایشن میں سخت لے دے ہو رہی ہے۔ بار کونسل نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو اس کا جواب تیار کر کے رجسٹرار ہائی کورٹ کو بھیجدے گی۔

ماسکو ۱۶ ارفروری۔ ماسکو ریڈیو پر خبر سنائی گئی ہے کہ روسی ہوائی جہازوں نے رومانیہ کے مشہور شہر پلوسٹی میں تیل کے چشموں پر بمباری کی۔ اور کئی جگہ آگ لگا دی سینکڑوں فٹ کی بلندی تک دھواں اٹھتا رہا۔

چنگنگ ۱۶ ارفروری۔ ایک چینی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ٹیفاگا پر قبضہ کے بعد چینی فوجوں نے گذشتہ سوموار شمالی برما میں شہر کا جنگا پر قبضہ کر لیا۔ چینی فوجوں کی پیشقدمی بدستور جاری ہے۔